35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE

تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

CAMPUS 41

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

NEWSLETTER 2023-2024

usman.edu.pk usmanpublicschoolsystem @UsmanSchool

اردو زبان اور ہماری ترقی

تخیلاتی مضمون

اردو زبان اور ملکی ترقی لازم وملزوم ہے کسی بھی ملک کی ترقی کا دارو مدار اس کی مادری زبان پر ہوتا ہے دنیا کا ہر ملک اپنی قومی زبان کا احترام کرتے ہوئے اسے سرکاری ریکارڈ بھی ان کی اپنی مادری زبان اور قومی زبان میں پرنٹ کیا جاتا ہے تاکہ شہریوں کو پڑھنے اور سمجھنے میں اسانی ہو مصروف لائبریریوں میں اج بھی دنیا کی قدیم ترین زبانوں پر مشتمل مجموعات موجود ہیں جنہیں اس دور کی قوموں نے اپنی شان سمجھتے ہوئے محفوظ کیا۔

تاہم بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان میں ایسا نہیں ہماری غلامانہ سوچ کے اکاسی ہوتی ہے دوسری طرف ملک میں دیگر کئی زمانے بھی بولی جاتی ہیں جنہیں سرکاری سطح پر قبول نہیں کیا جاتا پاکستان کا تعلیمی نصاب اردو انگریزی دونوں جوانوں میں پڑھایا جاتا ہے سرکاری سطح پر قوموں قومی جوانوں میں پڑھایا جاتا ہے سرکاری سطح پر قومی زبان کی پذیرائی نہ ہونے کے باعث ہماری قوم احساس کمتری کا شکار ہے ایک خاص طبقہ اردو بولنے کو اچھا نہیں سمجھتا اور انگریزی بولنے میں فخر محسوس کرتا ہے متوسط طبقہ اسے اپنی احساس محرومی سمجھتے ہوئے خاص طبقے کی پیروی کرتے ہوئے انگریزی بولنے کو ترجیح دیتا ہے اور دیکھا دیکھی یہ بیماری پھیلتی جا رہی ہے اس وقت قومی زبان سرکاری سرپرستی سے محروم ہے جس کی وجہ ہم خود ہی ہیں اج کسی کو اردو نہیں اتی تو وہ فخر سے بتاتا ہے کہ جب کہ انگریزی زبان کا نہ انا شرمندگی کی بات سمجھی جاتی ہے حالانکہ اردو زبان عالمی زبان ہے اور یہ دنیا کی کئی جامعات میں پڑھائی جا رہی ہے جن میں چین ترکی جرمنی اور بھارت سمیت کئی اور ممالک بھی شامل ہیں دوسرے ممالک میں اس پر کام ہو رہا ہے لیکن ہماری اپنے ہاں قومی زبان کے فروغ کے لیے کوئی کام نہیں ہو پا رہا۔

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ

ہندوستاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

کامیابی کا راز ہی یہ ہے کہ ہمیں اپنی زبان پر عبور حاصل ہو وہ انگریزی زبان کے پیچھے ہم نے اپنی اردو کو بھی کھو دیا ہے ہم نے انگریزی زبان کو کامیابی کا ذریعہ سمجھ لیا ہے حالانکہ یہ صرف ایک زبان ہے اور کچھ بھی نہیں ترقی صرف اور صرف اپنی زبان میں ہی ہو سکتی ہے جو قومیں اپنی زبان کی قدر نہیں کرتی وہ کبھی ترقی نہیں کر پاتیں۔

سلیقے سے ہواؤں میں جو خوشبو گھول سکتے ہیں
ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جو اردو بول سکتے ہیں

کسی قوم کی مجموعی زندگی میں ثقافت کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ قوم کے منتشر افراد کو ایک مربوط اجتماعی نظام میں اکٹھا کرنا اور قوم کو ایک جہت عطا کرنا، یہ ثقافت ہی کا کام ہے۔ ثقافت کا تعلق ان افکار واقدار سے ہے جو مذہبی اور اخلاقی ضابطوں میں، ادب میں، سائنس اور فلسفہ میں اور آرٹ اور موسیقی میں ملتے ہیں۔ زبان بھی ثقافت ہی کا ایک اہم ترین جزو ہے۔ کسی کلچر کی تشکیل اور اس کی بقا میں اس ثقافتی گروہ کی زبان بھی اہم رول ادا کرتی ہے چنانچہ ممتاز حسین لکھتے ہیں۔
”کوئی قوم مضبوط اس وقت بنتی ہے جب اسے بھرپور طور سے معلوم ہو کہ اس کا کلچر کیا ہے اور وہ اپنے اس کلچر کا اظہار اپنی ہی زبان میں کرتی ہو“۔

وہ کرے بات تو ہر لفظ سے خوشبو آئے
ایسی بولی وہی بولے جسے اردو آئے

ہر زبان اپنا ایک مخصوص کلچر رکھتی ہے یعنی زبان اپنے بولنے والوں کے ایک خاص کلچر کی نمائندگی کرتی ہے۔ خوش قسمتی سے ہمیں شروع میں ہی ایک ایسی زبان میسر آئی جو کہ ہمارے مخصوص اسلامی کلچر کی بھرپور نمائندہ ہے۔ اس زبان نے تحریک پاکستان کے دوران بھی جو اہم کردار ادا کیا وہ خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ اس زبان نے اپنوں اور بیگانوں کی بلا تفریق رنگ و نسل دل کھول کر خدمت کی۔ بوقت ضرورت سب نے اس کے سائے میں پناہ لی۔ اردو زبان نے سب کو کشادہ دلی کے ساتھ اپنے سینے سے لگایا اور کبھی بھی تنگ دامن نہ نکلی۔ مختصر یہ ہے کہ اردو زبان نے سب کے ساتھ وفا کی مگر افسوس "سب" اس کے لیے بے وفا ثابت ہوئے۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ عربی قبل از اسلام بھی رائج تھی مگر اردو عہد اسلام میں پھلی پھولی۔ اس لیے اسے اسلامی ثقافت کی زبان کہنا نارو انہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اردو زبان کو یہ فخر حاصل ہے کہ جتنا اسلامی لٹریچر اس میں سمایا ہوا ہے کسی اور زبان میں نہیں۔ اردو ہی ہمارے مخصوص اسلامی کلچر کی حامل ہے۔ خوش قسمتی سے ہماری اسلامی روایات ثقافت اور آداب معاشرت کی نہ صرف وارث ہے بلکہ ہماری قومی زبان ہونے کی بھی دعویدار ہے۔ زبان کا لقب اس زبان کو زیب دیتا ہے جس کی وساطت سے تعلیم و تدریس کا نظام قائم ہو اور جو ایک ملک کے نظم و نسق کے اداروں اور عدالتوں کی دفتری زبان ہو۔ یہ بات بھی بڑی واضح ہے کہ اردو زبان میں اتنی زیادہ قوت جذب اور وسعت نظر ہے کہ حسب ضرورت اس میں ہر زبان کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اردو قومی زبان سے کسی بھی علاقائی زبان کی رقابت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہر علاقائی زبان کا اپنے اپنے ملک میں دائرہ عمل واضح طور پر متعین ہے اور یہ سب علاقائی زبانیں ایک ہی ثقافتی نصب العین اور ایک ہی دستور حیات کی ترجمان ہیں اور ہماری قومی زبان کے لیے بڑی قوت کا سرمایہ ہیں۔ بدقسمتی سے وطن عزیز پاکستان میں ایک مخصوص اور محدود مگر مؤثر گروہ ایک غیر ملکی زبان کے سحر میں گرفتار ہے اور اس کی ترویج میں مسلسل کوشاں ہے۔

اپنی محبوبہ کو اک درخواست انگلش میں لکھو
اس سے یہ پوچھو جواب آرزو یس ہے کہ نو

اصل میں حقیقت یہ ہے کہ مغربی تہذیب کی اندھا دھند تقلید نے ہمیں دین سے بہت دور کر دیا ہے۔ آج ہم "ماڈرنزم" کی آڑ میں بے حیائی، بدقماشی اور عریانی کو جائز قرار دے رہے ہیں۔ اپنی قومی زبان اردو کے برعکس انگریزی تہذیب اور زبان و کلچر کو فروغ دے رہے ہیں۔ نفسا نفسی، بے حسی اور خود غرضی کے اس دور میں نہ کسی کو مذہب کی فکر ہے اور نہ ثقافت عزیز ہے۔ افسوس کہ ہم دین کی بجائے انگریزی تہذیب و زبان اور کلچر کو اپنانا باعثِ فخر گردانتے ہیں کیونکہ ہمیں اس کلچر میں بے راہ روی اور عیاشیوں کے سامان وافر مقدار میں میسر ہیں۔

اردو سے ہو کیوں بیزار انگلش سے کیوں اتنا پیار
چھوڑو بھی یہ رٹا یار ٹوئنکل ٹوئنکل لٹل اسٹار

دوسری طرف غور سے جائزہ لیں کہ تقویٰ، عفت و عصمت، حمیت و غیرت، شرم و حیا، ایمان، علم، اخوت اور اس طرح ہزاروں الفاظ جو کہ ایک مسلمان کی زندگی کا حصہ اور اس کے لیے مشعلِ راہ ہیں ان کو اپنا کر ہی ایک مسلمان حقیقی معنوں میں مردِ مومن کہلا سکتا ہے۔ لیکن انگریزی زبان اپنے مخصوص کلچر کی بنا پر مسلمانوں کی ان کیفیات اور احساسات کو ادا

کرنے کے لیے اپنے دامن میں الفاظ ہی نہیں رکھتی کیونکہ انگریزی زبان جس سیاسی، معاشرتی، مذہبی اور ثقافتی ماحول میں پروان چڑھی ہے وہاں تقویٰ کا تصور ہی پیدا نہیں ہوتا۔

خلاصہ کلام یہ کہ ذرا دل و دماغ سے سوچئے کیا انگریزی زبان کے ماحول میں مسلمانوں کے بچے اسلامی نظام حیات کو اپنانے میں قطعی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ انگریزی زبان کے الفاظ اردو کے مقابلے میں قطعی تنگ اور کم مایہ ہیں۔ وہ مسلمانوں کے فکر و خیال کو گمراہی اور بے راہ روی کی دعوت دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انگریزی تہذیب کے حامل افراد کی قومی زندگی منتشر اور پراگندہ ہوتی چلی جارہی ہے۔ اسلامی اقدار اور روایات کے اظہار کے لیے جس ادب و احترام کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے انگریزی زبان اس سے یکسر قاصر ہے۔

منیب حسین
جماعت ہشتم۔

رسمی مراسلہ

امتحانی مرکز،

جنوری 2024 30

عنوان:

رسمی مراسلہ بنام چیئر مین سیکرٹری بورڈ،
امتحانات میں نقل ختم کرنے کے لیے اقدامات

محترم جناب چیئر مین سیکرٹری بورڈ،

السلام علیکم!

جناب عالی!

عرض ہے کہ آج کل امتحانات کا انعقاد جس انداز میں کیا جارہا ہے اس میں جدت لانے کی نہایت ضرورت ہے تاکہ نتائج میں بہتری لائی جاسکے اور ہمارا مستقبل تابناک ہو سکے اپ کو جیسا کہ علم ہے کہ موجودہ طریقہ کار میں نقل کا رجحان اپنے عروج پر ہے اور اسی طرح سے امتحان کے نتائج میں بھی بے شمار غلطیاں سامنے آرہی ہیں جس کی وجہ سے طلباء بہت زیادہ ذہنی دباؤ کا شکار ہیں اور انہیں اپنا مستقبل خطرے میں نظر آرہا ہے۔

امتحان عشق مشکل تھا مگر
نقل کر کے اچھے نمبر آ گئے

جناب عالی، ہمارے ملک میں کئی اسکول موجود ہیں جو شہرت اور عزت کے بلند مرتبے پر ہیں مگر ان تمام اسکولوں میں ایک سب سے بڑا مسئلہ امتحان کے دوران نقل کا ہے چاہے وہ حکومت ہی یا غیر حکومتی ہی اسکول کیوں نہ ہو ان بچوں کی وجہ سے وہ بچے جو سارا سال محنت کرتے ہیں ان کی محنت چند ہزار روپے میں ضائع ہو جاتی ہے۔

موجودہ صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے سب سے پہلے امتحانات کا انعقاد اس طرح کیا جائے کہ تمام سلیبس کو شامل امتحان کیا جائے اور نقل کے ذرائع کو کم سے کم کیا جائے، موبائل فون کا استعمال ممنوع قرار دیا جائے۔ امتحان ہال میں کسی بھی قسم کی نرمی نہ برتی جائے غیر ضروری عملے کو امتحانات سے دور رکھا جائے بہترین اساتذہ کا انتخاب کیا جائے تاکہ شفاف طریقے سے نتائج کی تیاری کی جاسکے اور طلباء بھی مطمئن ہوں۔
امید ہے کہ آپ میری تجاویز سے متفق ہوں گے اور ان کا بغور جائزہ لے کر ضروری اقدامات اٹھائیں گے ۔

فجزاکم اللہ خیرا۔

والسلام ،

فقط آپ کا خیر اندیش،

عمار حسین کراچی۔

جماعت: ہفتم۔

انٹرنیٹ اور ہماری زندگی

تخیلاتی مضمون

انٹرنیٹ نے ہماری زندگی میں تبدیلی کا سفر شروع کر دیا ہے یہ ہمیں دنیا بھر کے حصوں سے جڑا رہنے کی اجازت دیتا ہے اور ہر شعبے میں ترقی ممکن ہو گئی ہے انٹرنیٹ نے ہمیں معلومات دی اہادی میں چڑھایا ہے جس سے تعلیم صحت اور ٹیکنالوجی میں بہترین ہدایت مل رہی ہے اس کے علاوہ انٹرنیٹ نے ہمیں دنیا بھر میں دوسروں سے جلدی اور اسانی سے رابطہ کرنے کا موقع فراہم کیا ہے دنیا بھر میں انٹرنیٹ صارفین کی تعداد تقریبا چار اشاریہ چھ چھ ارب ہے لیکن جہاں انٹرنیٹ کے بہت سارے فوائد ہیں وہیں اس کے بہت سارے نقصانات بھی ہیں جیسے کہ مکمل ازادی کا فقدان غلط استعمال یا طویل عرصے تک استعمال بچوں کو بھی فحش مواد اور پر تشدد مواد اور غلط فہمیاں پیدا ہونے کا خطرہ ہے یہ سب انسان کی اصل معاشرتی زندگی کو متاثر کرتا ہے بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ انٹرنیٹ کے بغیر نہیں رہ سکتے اس وقت انٹرنیٹ کو کرونا وائرس کی طرح پھیل گیا ہے ہمیں محتاط رہنا چاہیے کہ ہم طویل عرصے تک اس کی لت میں نہ پڑھیں کیونکہ اس سے زندگی پر منفی اثر پڑتا ہے۔
آج کل کے اس جدید دور میں عموماً ہر کام ٹیکنالوجی کی مدد سے کیا جاتا ہے۔ بڑھتی ہوئی اس ٹیکنالوجی نے ہمیں ان چند چیزوں کا عادی بنا دیا ہے جس کی وجہ سے زندگی گزارنے کے طور طریقے پرانے وقت سے کافی مختلف دکھائی دیتے ہیں۔

بلکل اسی طرح انٹرنیٹ وہ واحد ٹیکنالوجی ہے جس کا استعمال کرنا اب انتہائی ضروری ہو چکا ہے البتہ انٹرنیٹ کی وجہ سے ہماری زندگی کافی تبدیل ہو چکی ہے اور اگر آج آپ اپنے پرانے وقت کو یاد کریں تو آپ یہ جان کر حیران رہ جائیں گے کہ انٹرنیٹ کے آتے ہی انسانی زندگی کتنی متاثر ہوئی ہے۔

آج ہم آپ کو ایسی ہی چند تصاویر دکھانے جا رہے ہیں جن میں آپ یہ دیکھ سکتے ہیں کہ انٹرنیٹ ایجاد ہونے سے پہلے ہماری زندگی کیسی تھی اور اب ہماری زندگی کیسی ہو گئی ہے۔

مغربی معاشرے کی کچھ روایات ہیں کچھ اقدار اور طور طریقے ہیں جو یقیناً ہم سے مختلف ہیں انٹرنیٹ کے ذریعے اہل مغرب کی یہ اقدار اور روایات خاموشی سے ہمارے معاشرے میں سرائیت کر رہی ہے انٹرنیٹ کا بے روک ٹوک استعمال اپنے اندر وقت کے ضیا کا پہلو بھی رکھتا ہے انٹرنیٹ پر مختلف سائٹس پر مصروف گھومنا سڑکوں پر آوارہ گردی کرنے کے مترادف ہے جس طرح سڑکوں پر بے مقصد مٹر گشت کرنے میں وقت کا پتہ نہیں چلتا اسی طرح انٹرنیٹ پر بھی لوگ اپنا قیمتی وقت ضائع کرتے ہیں اور ان کو اس کا احساس نہیں رہتا انٹرنیٹ ایک نئی ٹیکنالوجی ہے جو ہمارے معاشرے میں استعمال ہونا شروع ہو چکی ہے اس کے کچھ استعمال ہم دیکھ چکے ہیں اور مزید دیکھیں گے یہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے اچھی ہے بری چیز نہیں بلکہ اس کے اچھے اور برے ہونے کا دارومدار اس بات پر ہے کہ ہم اس طرح اس کو استعمال کرتے ہیں۔

انٹرنیٹ ہماری زندگی میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ یہ ہمیں علم، معلومات، رابطہ، تفریح اور کم کرنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ انٹرنیٹ کی بنیادی خصوصیات میں شامل رہنے والی سوشل میڈیا، ای میل، ویب سرچ، اور آن لائن خریداری اور فروخت سے زندگی میں تبدیلی آئی ہے۔

سوشل میڈیا کے ذریعے ہم دوستوں اور خاندان کے ساتھ رابطہ برقرار رکھتے ہیں، خبریں سے مطلع ہوتے ہیں اور مختلف موضوعات پر بات چیت کرتے ہیں۔ ای میل کی مدد سے ہم آسانی سے دوسروں کو پیغامات بھیجتے ہیں اور آن لائن خریداری اور فروخت کرتے ہیں۔ ویب سرچ کے ذریعے ہمیں معلومات حاصل ہوتی ہے، جو ہمیں تعلیم، کیریئر، صحت، اور دیگر موضوعات میں مدد فراہم کرتی ہے۔

انٹرنیٹ کی مدد سے زندگی زیادہ موثر بنتی ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ اس کی استعمالیں بھی وہاں ہوتی ہیں جو ناجائز یا نقصان دہ ہو سکتی ہیں۔ اس لئے انٹرنیٹ کو ذمہ داری کے ساتھ استعمال کرنا بہت اہم ہے۔

البتہ ایک افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ انٹرنیٹ کی ستائش کرنے والے اور اس پر فریفتہ ہونے والے اکثر حضرات اس کے نقصانات اور اُس کے منفی گوشوں پر سنجیدگی کے ساتھ غور نہیں کرتے، جس کی وجہ سے وہ آہستہ آہستہ مختلف دینی، جسمانی اور نفسیاتی مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ایسے آلاتِ جدیدہ کو، جو مختلف الجہات یعنی فوائد و نقصانات دونوں پر مشتمل نظر آتے ہوں، اس وقت تک استعمال کرنے کی کوشش نہ کریں، جب تک ان کے مثبت و منفی دونوں گوشوں پر غور اور دونوں کے درمیان موازنہ نہ کر لیں، اس لیے کہ انسان جلد باز واقع ہوا ہے، وہ مثبت گوشوں سے جلد متاثر ہوتا ہے اور منفی گوشوں سے غفلت برتتا ہے، چناں چہ ذرائع ابلاغ و اشتہارات کے ذریعہ جب کسی نئی چیز کے فوائد اس کے علم میں آتے ہیں تو وہ فوراً اس کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے اس کے منفی گوشوں اور نقصانات پر غور کرنے کی کوشش نہیں کرتا، جس کے نتیجے میں وہ آہستہ آہستہ اس کے نقصانات کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کو اندازہ بھی نہیں ہوتا اور بالآخر بہت بڑا نقصان اُٹھاتا ہے۔

عمر عبداللہ
جماعت چہارم بلیو

بادل کا سفر

تخیلاتی مضمون

بارشوں کا موسم شروع ہوتے ہی آسمان پر چاروں اور بادل چھا جاتے ہیں اس کی وجہ سے دن میں ہی اندھیرا ہو جاتا ہے سب کے دل میں یہ خیال تو ہوتا ہے کہ یہ بادل ہے البتہ آج ہم اپ کو بتاتے ہیں کہ بادل دراصل کیا ہوتا ہے دکھنے میں یہ دھوئیں کی طرح ہوتے ہیں سفید مٹیالے کالے اچھے یا برے تاہم یہ ایک جادوئی اور ناقابل یقین اتار چڑھاؤ کے تحت وجود میں آتے ہیں جو پوری کائنات کا سفر کرتے رہتے ہیں لوگوں کو زندگی فراہم کرتے ہیں لوگوں کو خوشیاں فراہم کر دیں تو کبھی کسی کو صحت فراہم کرتے ہیں کبھی کسی کی پریشانی دور کرتے ہیں تو کبھی کسی کی پریشانی بڑھا بھی دیتے ہیں

انسان تو انسان یہ جانوروں کے لیے بھی خوشیاں لاتے ہیں اس کے بغیر قریش پر زندگی ناممکن تھی یہ جادوئی عمل کے تحت پوری دنیا میں کبھی تیز تو کبھی دھیمی رفتار سے بس چلتے رہتے ہیں چلتے رہتے ہیں اور چلتے رہتے ہیں ایسا بہت کم ہوتا ہے یہ سانس لینے کے لیے رکتے ہوں گے ان کا وجود ہواؤں کے ساتھ رقص کرتا نظر اتا ہے کبھی یہ بالکل صاف اور چمکدار نظر اتے ہیں تو کبھی گھنے اور گہرے بالوں جیسے نظر اتے ہیں کبھی دھوپ کی تیزی کو روکتے ہیں تو کبھی گرمی کی تپش کو ختم کرتے ہیں غرض یہ ہر طرح سے انسان کی حفاظت کرتے ہیں سبزہ ہو یا پھول، باغات ہوں یا پھل ہوں، اناج ہو یا گندم، مال مویشی ہوں یا جائیدادیں ہوں یہ وہ رحمت کا بادل ہے جو فضل الہی کے ساتھ جہاں برس جائے جس علاقے میں برستا ہے تو چار چاند لگا دیتا ہے گویا کایا ہی پلٹ دیتا ہے باوجود انسان کے علم اور سائنس میں ترقی کرنے کے اج بھی انسان خود کو اس قابل نہیں بنا سکا کہ وہ سو فیصد اور درست طور پر اس کے بارے میں جان سکیں یہ روئی کے گالے جہاں چاہیں برسیں جب چاہیں اپنی رفتار بدل لیں اور اگر آج انسان کہتا ہے کہ کل بارش ہو گی یا بادل برسیں گے تو اس کی حیثیت ایک اندازے سے زیادہ نہیں جو کہ صرف احتیاط کے طور پر کام اسکتا ہے تاہم یقینی نہیں ہے۔

ان بادلوں کی سب سے حیرت انگیز چیز یہ ہے کہ بظاہر یہ روئی کے گالے ہیں پر جب یہ ٹکراتے ہیں تو انتہائی حیرت انگیز طور پر خوفناک بجلی پیدا کرتے ہیں ان بادلوں کے ٹکرانے سے جو بجلی پیدا ہوتی ہے وہ ہماری بجلی سے ہزار گنا زیادہ طاقتور ہوتی ہے اور وہ اتنی بڑی مقدار میں پیدا ہوتی ہے کہ اگر اسے جمع کر لیا جائے تو ایک پورا شہر کئی دنوں تک روشن رہ سکتا ہے۔

اس کے برسنے کے انداز بھی مختلف ہیں کبھی یہ پتھر جیسی برف برساتا ہے تو کبھی پانی کے قطرے کبھی موسلادھار بارش کی صورت میں برستا ہے تو کبھی دھیمی دھیمی بوندا باندی کی شکل میں، کبھی ہوا میں روئی کے گالے ژالہ باری کی طرح برستے ہیں تو کبھی دھیمی دھیمی شبنم کی طرح کبھی یہ آسمانوں میں رنگ بکھیرتا ہے تو کبھی زمین پر ہریالی الغرض خواہ انسان ہوں زمین ہو یا چرند پرند ہوں ہر کوئی اس کے برسنے پر خوشی سے جھومتا نظر آتا ہے جوان ہو بچے ہوں یا بوڑھے ہوں ہر شخص کا دل شاد اور باغ باغ نظر آتا ہے۔

واعظ
جماعت ہشتم

دیہی زندگی شہری زندگی سے بہتر ہے

دیسی زندگی سے مراد دیہاتی زندگی اگر آپ نے کبھی گاؤں یا دیہات کا دورہ کیا ہو تو آپ کو معلوم ہوگا گاؤں وغیرہ میں شہر سے زیادہ پرسکون ارام دے ماحول ہوتا ہے اگر آپ نے غور کیا ہو تو شہر میں ہر جگہ شور شرابہ گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں اور الودہ ہوا موجود ہوتی ہے ہر جگہ روشنی ہی روشنی رات کے تین چار بجے تک لوگ جاگتے رہتے ہیں جو کہ انسانی فطرت کے خلاف کیونکہ اللہ نے رات سکون کے لیے اور ارام کے لیے بنائی ہے جبکہ دن کام محنت کے لیے بنایا گیا ہے اج کل شہروں کی موجودہ صورتحال کو دیکھا جائے تو بالکل برعکس نظر اتا ہے جو کہ انسانی صحت کے اصولوں کے بھی خلاف ہے۔

ہے عجیب شہر کی زندگی نہ سفر رہا نہ قیام ہے
کہیں کاروباری سی دوپہر کہیں بدمزاج سی شام ہے

البتہ گاؤں میں بالکل شہروں کا الٹ نظر اتا ہے وہاں لوگ صبح جلدی اٹھتے ہیں زیادہ پیدل چلتے ہیں، سائیکل پر سفر کرتے ہیں پہاڑوں پر جاتے ہیں یا جانور چلاتے ہیں کھیتی باڑی کرتے ہیں صاف اور پاکیزہ ہوا میں سانس لیتے ہیں طلوع افتاب اور غروب افتاب کے صحت مناظر سے لطف اندوز ہوتے ہیں جو ڈپریشن ٹینشن اور ہر قسم کی پریشانیوں کو دور کرتا ہے اور انسانی صحت میں مثبت تبدیلیاں لا کر انسان کو اشاش بشاش رکھتا ہے گاؤں کی زندگی میں ہم نے دیکھا ہے کہ اج بھی لوگ شام کا کھانا جلدی کھا کر کچھ دیر بیٹھ کر اپس میں باتیں کرتے ہیں جس سے اپس میں محبت بھی بڑھتی ہے اور ہمیشہ انسان خوش رہتا ہے۔

دیہات کی فضائیں آنکھوں میں پھر رہی ہیں
دل میں سما رہی ہے یاد بتان صحرا

اگرچہ دیہاتی زندگی کے کچھ نقصانات بھی ہیں جیسا کہ سہولیات اور ہسپتالوں کا دور ہونا کسی بھی اہم نقصان کا باعث بن سکتا ہے۔ایمرجنسی اور تیز ترین سہولیات کا قرب وجوار میں نہ ہونا آئے روز کسی نہ کسی قیمتی انسانی جان کا دریا یا پہاڑوں میں اموات کا باعث بن جاتا ہے۔

تمہارے شہر میں میت کو سب کاندھا نہیں دیتے
ہمارے گاؤں میں چھپر بھی سب مل کر اٹھاتے ہیں

دیہی زندگی کا مطلب ایک سادہ پرامن اور قریب فطرت زندگی گزارنا، یہ زندگی شہروں کے شور وغل میں نہیں بلکہ پہاڑوں کھیتوں اور گاؤں کے سکون میں بسر کرنے کا نام ہے۔

پہلا فائدہ دیہی زندگی کا ہے کہ اس سے قریب فطرت ماحول، دیہی علاقوں کے خوبصورت مناظر پہاڑوں کی سرسبزی اور خاموشی کا لطف اٹھایا جا سکتا ہے یہاں کی ہوا بھرپور اور خالص ہوتی ہے جو صحت کے لیے بہترین ہوتی ہے دوسرا فائدہ دیہی زندگی میں امن وامان ہے شہری زندگی میں آپ پرامن اور خوش نما ماحول سے محروم ہوتے ہیں، لیکن دیہی علاقوں میں امن اور سکون میسر ہوتا ہے تیسرا فائدہ دہی زندگی میں معاشی بہتری کا موقع فراہم ہونا ہے زرخیز مٹی اور زرعی منصوبے دیہی علاقوں میں کاشتکاری کے لیے بہترین مواقع فراہم کرتے ہیں جو عوام کی معیشت کو بہتری کی طرف لے جاتے ہیں چوتھا فائدہ دیہی زندگی فضول مشاغل سے دور اور آرام کی جگہ موجود ہوتی ہے۔

شہری زندگی میں دھول مٹی، ٹریفک، گاڑیوں کا شور ہوتا ہے جبکہ پانچواں فائدہ یہ ہے کہ دیہی زندگی میں کھانے کی ہر چیز دودھ روٹی وغیرہ سب خالص ہوتی ہیں جبکہ شہری زندگی میں زیادہ تر چیزوں میں ملاوٹ کی جاتی ہے، اس کی وجہ سے شہر کے لوگوں کی صحت زیادہ جلدی خراب ہو جاتی ہے اور ان کو بیماریاں لگتی ہیں جبکہ دہی دیہات کے لوگ صحت مند اور طاقتور ہوتے ہیں دیہات کے لوگ آپس میں پیار محبت کے ساتھ رہتے ہیں ایک دوسرے کا خیال کرتے ہیں جبکہ شہر میں ہر کوئی زیادہ وقت نہیں دیتا جس کی وجہ سے ان کے درمیان دوریاں پیدا ہوتی ہیں۔

الغرض دیہی زندگی کے شہری زندگی سے زیادہ فوائد اور خوبصورتیاں ہیں دیہی زندگی ہمیں یہ بتاتی ہے کہ شہری زندگی سے زیادہ خوشی اور بہتری کے راستے بھی موجود ہیں۔

تاہم ہمیں ان دیہات کی زندگی گزارنے والوں کا شکر گزار ہونا چاہیے جو انتہائی کم سہولیات کے باوجود ہمارے لیے فصلیں اگاتے ہیں گندم کاٹتے ہیں اور سورج کی تپتی دھوپ کے باوجود محنت کرتے ہیں اور ملک کے کونے کونے تک غلہ اناج بہم پہنچانے کا سبب بنتے ہیں۔

جماعت: ہفتم

جاسر الدین۔

سائنس کو رحمت بنائیں یا زحمت

تخیلاتی مضمون

دنیا بھر میں سائنس کا عالمی دن منانے کا مقصد سائنس کے فیوض و برکات کا اعتراف کرنا اور دنیا کو اس کے مثبت اثرات سے اگاہی دینا ہے بعض افراد سائنس کو برا کہتے ہیں اور اس کے ضمن میں سب سے پہلا نام اژدھے اور جان لیوا اجازت جیسے جنگی ہتھیاروں کا استعمال ہے.

جبیں چاند تاروں کی جھکنے لگی
ہوئی جب سے سائنس زر کی مطیع

سائنس دراصل بذات خود بری ہے اچھی چھ نہیں یہ اس کے استعمال کرنے والوں پر منظر ہے کہ وہ اسے نسل انسانی کو فائدہ پہنچانے کے لیے استعمال کریں یا دنیا کو تباہی و بربادی کی طرف دھکیلنے کے لیے دنیا کو فائدہ پہنچانے والی سائنسی ایجاد ادکرنے والے سائنسدان انسانیت کے محسن کہلاتے ہیں جیسے جان لیوا امراض سے بچاؤ کی دوائیں یا ایسی ایجادات جس سے انسان تکلیف اور جہالت سے گزر کر اسانی اور روشنی میں آ پہنچا۔

علم و حکمت سائنس نے کی تھی ترقی کے لئے
عقل کی شمعیں جلائی تھیں بجھانے کے لئے

چند دن قبل گلوبل انویسٹیگیشن انڈیکس 2017 کی جاری کی جانے والی رپورٹ کے مطابق پاکستان ان ممالک میں شامل ہے جہاں دنیا کی سب سے کم سائنسی جات کی تخلیق کی جاتی ہے فہرست میں پاکستان 113 نمبر پر موجود ہے جبکہ فہرست کے مطابق دنیا کا سب سے زیادہ سائنسی تخلیقات کرنے والا ملک ہے دوسرے نمبر پر سویڈن تیسرے نمبر پر نیدر لینڈ چوتھے نمبر پر امریکہ موجود ہے۔

سائنس کی بدولت ایسی ایجادات ہو چکی ہیں کہ جنہیں دیکھ کر عقل دنگ رہ جائے دونوں دنوں کے سفر کو گھنٹوں میں کر دیا موبائل کی مدد سے چند منٹوں میں ایک دوسرے کی خیر خیریت سے اگاہی مل جاتی ہے سائنس نے دنیا کو بدل کر رکھ دیا۔

زور آزمائیاں ہوئیں سائنس کی بھی خوب
طاقت بڑھی کسی کی کسی میں نہیں رہی

اس سب کے ساتھ ساتھ انسانوں کو سائنس سے بہت خطرہ بھی ہے سائنس کی وجہ سے انسانوں نے ایٹم بم بنایا جس سے پوری دنیامٹ سکتی ہے اس کے علاوہ اور بھی ایسے خطرناک ہتھیار سائنس نہیں ایجاد کیے جس سے انسانیت کو خطرہ لاحق ہے سائنس نے انسان کو اخلاقی قدروں سے محروم کر دیا ہے وہ ابادی وہ اب بدی اور ظلم پر تلا ہوا ہے سائنس نے انسان کو ایک مشین بنا کے رکھ دیا ہے۔

سمندر ہو گئے پایاب صحرا بن گئے گلشن
کیا سائنس نے بھی اعتراف عجز و ناچاری

اخر میں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ سائنس رحمت بھی ہے اور زحمت بھی ہے لیکن یہ اپ کے اختیار میں ہے کہ اپ سائنس کو رحمت بنائیں یا زحمت۔

حمد فیصل ،
جماعت ہشتم۔

صوبائی اسمبلی

صوبائی اسمبلی میں بچوں کی تعلیم اور تفریح کے معاملے کافی اہمیت رکھتے ہیں، اور آپ کی رائے کو اس میں شامل کرنا بہترین طریقہ ہو سکتا ہے۔ یہاں بچوں کے مستقبل کے لئے ضروری فیصلے کیے جاتے ہیں۔ میں آپ کو یہاں چند اہم نکات بتا سکتا ہوں جو آپ کے مضمون کو مدد فراہم کر سکتی ہیں۔

پہلے تو، آپ کو اسمبلی میں موجود سیاست دانوں سے ملاقات کا آغاز کرنا چاہیئے۔ آپ انہیں بچوں کی تعلیم اور تفریح سے متعلق اپنی رائے سے آگاہ کر سکتے ہیں اور ان سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ ان سے بچوں کی تعلیمی اور تفریحی سرگرمیوں کے بارے میں بھی بات کریں۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ کو اسمبلی کی مقدماتی تفصیلات اور ان کی طرز عمل کا بھی مطالعہ کرنا چاہیئے۔ آپ کو اسمبلی کے اجلاسوں، کمیٹیوں کے اجلاسوں اور آئینی کمیٹیوں کے اجلاسوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنی چاہیئے۔ یہاں آپ کو سیاست دانوں کا کام کا طریقہ کار اور ان کی موجودہ تفصیلات کی اچھی سمجھ حاصل ہو گی۔

کی محبت تو سیاست کا چلن چھوڑ دیا
ہم اگر عشق نہ کرتے تو حکومت کرتے

تیسری بات یہ ہے کہ آپ کو اسمبلی کے آئینی قواعد وضوابط کا بھی مطالعہ کرنا چاہیئے۔ یہاں آپ کو یہ معلومات حاصل ہو گی کہ کس طرح کے مضامین کو مضمون کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے اور کس طرح کے مضامین کو مضمون کے طور پر منظر عام پریشان کیا جا سکتا ہے۔

سمجھنے ہی نہیں دیتی سیاست ہم کو سچائی
کبھی چہرہ نہیں ملتا کبھی درپن نہیں ملتا

آپ کو اسمبلی میں اپنے مضمون کو پیش کرنے کے لئے آئینی اور غیر آئینی اقدامات کے بارے میں بھی معلومات ہونی چاہئیں۔ اسمبلی میں موقعوں کی جانچ پڑتال کرتی ہے اور آپ کو اس کی حرکات اور مدد کے ذریعے اپنے مضمون کو پیش کرنے کے لئے آئینی اقدامات کا خیال رکھنا چاہیئے۔

آخر میں، آپ کو انتخابی نظام کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرنا چاہیئے۔ آپ کو یہاں معلوم ہو گا کہ اسمبلی کے انتخابات کب ہوتے ہیں، ان کی تیاری کا طریقہ کار کیا ہوتا ہے، اور انتخابی شعبوں کے آئینی اور غیر آئینی اقدامات کیا ہوتی ہیں۔ آپ کو اسمبلی کے انتخابات کے بارے میں ضروری معلومات حاصل ہونی چاہئیں تاکہ آپ اسمبلی کے انتخابی فعالیتوں میں بھی شرکت کر سکیں۔

یہ تمام نکات آپ کے مضمون کی تیاری میں آپ کی مدد کر سکتی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ کی مضمون تیار کرنے میں یہ نکات آپ کو مدد فراہم کریں گی۔ اگر آپ کو مزید مدد کی ضرورت ہو تو براہ کرم پوچھیں۔

ان کا جو فرض ہے وہ اہل سیاست جانیں
میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

عبدالسبحان،
جماعت ہشتم۔

ناظم علاقہ کے نام خط فراہمی
اپ کی بلا رکاوٹ ترسیل کے لیے

امتحانی مرکز دو جولائی 2024

عنوان: فراہمی ہے اپ میں موجود رکاوٹیں ختم کرنے کے لیے اقدامات کی درخواست

محترم جناب ناظم اعلی صاحب ملیر کراچی

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

جناب عالی مودّبانہ گزارش ہے کہ میں آپ کی اطلاع میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ہم ملیر کے رہائشی ہیں جہاں پانی کی فراہمی نہ ہونے کے برابر ہے کئی کئی دن انتظار کے بعد انتہائی معمولی مقدار پانی کی اتی ہے اور اس کشمکش میں پانی کم آتا ہے لیکن بجلی کا خرچ زیادہ اتا ہے اس کے باوجود لوگ پانی کے ٹینکر بھی خریدتے ہیں آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اس مسئلے کا کسی طریقے سے حل نکلوائیں۔ کئی مرتبہ احتجاج بھی کیا تا ہم کسی بھی پلیٹ فارم پر عوام کی شنوائی نہیں ہو رہی لہذا ہمارے علاقے میں فراہمی آب کو جلد از جلد ممکن بنایا جائے تا کہ عوام سکون کا سانس لے سکیں۔

شکوہ کوئی دریا کی روانی سے نہیں ہے

رشتہ ہی مری پیاس کا پانی سے نہیں ہے

مجھے امید ہے کہ اپ اس مسئلے کو خصوصی توجہ دیں گے اور ائندہ ہمیں اس مسئلے کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا اگر یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے تو ہم آپ کو منتخب کرنے میں آئندہ ضرور سوچیں گے اور اگر آپ کے نتائج اچھے رہے تو آپ ہی کو ووٹ دے کر علاقہ کے مکین آپ کے شکر گزار رہیں گے۔

آنکھ میں پانی رکھو ہونٹوں پہ چنگاری رکھو
زندہ رہنا ہے تو ترکیبیں بہت ساری رکھو

والسلام
آپ کا خیر اندیش ،

عمار حسین صدیقی۔
جماعت: ہفتم۔

میوزیم کا سفر

کراچی، پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے اور یہاں بہت سارے دلچسپ مقامات ہیں۔اس شہر میں بچوں کے لئے عجائب گھر کا ایک مخصوص مقام ہے جو معلوماتی تفریح کے لئے بہت مقصد مند ہے۔

زیست کے دائرے میں مقید ہوئے اک زمانہ ہوا
میوزیم میں مجھے اب سجا دیجئے میں پرانا ہوا

عجائب گھر میں بچے اور بڑے ہر سال ہزاروں سے زائرین ایک ساتھ ایک دلچسپ سفر پر جاتے ہیں۔ یہاں پر زائرین کو دنیا کے مختلف حصوں کی تصاویر دکھائی جاتی ہیں اور وہاں پر دکھائے جانے والے مختلف مقامات کے بارے میں معلومات فراہم کی جاتی ہے۔

عجائب گھر میں موجود تصاویر اور معلوماتی پٹیوں کی مدد سے بچے دنیا بھر کے مختلف مقامات کی سیر کرتے ہوئے بہت سی نئی چیزیں سیکھتے ہیں۔ یہاں پر موجود دستاویزی سامان، سکانرز اور مختلف ماکینوں کی مدد سے معلوماتی تفریح کے لئے ایک دنیاوی ماحول فراہم کیا جاتا ہے۔

میں کسی میوزیم میں تمھیں نہیں پا سکا
قبرستان میں مجھے محض زرد پھولوں کی پتیاں ملیں

عجائب گھر کا مقصد صرف تفریح ہی نہیں ہے بلکہ یہاں بچوں کو دنیا کا علم بڑھانے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔ یہاں پر معلوماتی تفریح کے ضمنی فوائد کی بھی مدد ملتی ہے جو ان کی تعلیم و تربیت کے لئے بہت اہم ہے۔

کراچی کے عجائب گھر میں وقت گزار کر بچے علمی و قدرتی حیرت انگیز و قائع کا انعام اٹھاتے ہیں۔ یہاں پر وہ مختلف مقامات، قومی تاریخ اور علم و فن کی دنیا سے دریافت کرتے ہیں۔

اختتاماً، عجائب گھر کراچی کا ایک بہترین معلوماتی تفریح کا مقام ہے جہاں بچے نہ صرف تفریح کرتے ہیں بلکہ علم اور معلومات بھی حاصل کرتے ہیں۔ یہاں پر آکر بچوں کو دنیا کا علم بڑھانے کا ایک موقع فراہم کیا جاتا ہے جو ان کی تربیت و تعلیم کے لئے بہت اہم ہے۔

میوزیم کا سفر ایک فرحت انگیز اور معلوماتی تجربہ ہوتا ہے۔ وقت کی سرفرازی اور تاریخ کی خوبصورتیوں کا انعکاس، میوزیم کی گریت کچھ ہوتا ہے۔

سفر کی شروعات میوزیم کے دروازے سے ہوتی ہے، جہاں آپ کو فنون، تاریخ، سائنس، یا دیگر دلچسپ موضوعات کے انتہائی دلچسپ مواد ملتا ہے۔ آپ مختلف گالیریوں میں سیر کرتے ہوئے انتہائی دلچسپ اشیاء، ماڈلز، یا نمونے دیکھتے ہیں۔

میوزیم کا سفر آپ کو وہ مواد بھی دیکھنے کا موقع فراہم کرتا ہے جو آپ کبھی سنا ہی نہیں ہوتا۔ آپ کے سامنے اہم تاریخی واقعات کے نمونے، فن کے اعمال، اور ماضی کی یادگاریاں پیش کی جاتی ہیں۔

میوزیم کے ہر کونے میں نئی دنیاویں اور انسانی تجربات کی خوشبو محسوس ہوتی ہے۔ آپ کو فن کے مختلف روایات، موادی دنیا، اور تاریخی رازوں کا پتہ چلتا ہے۔

میوزیم کا سفر آپ کی فہم کو بڑھاتا ہے، آپ کو نیا جہان دیکھنے کا موقع ملتا ہے، اور آپ کو معلوماتی اور فرحت انگیز تجربے فراہم ہوتے ہیں۔

سیدا حبان علی،
جماعت ہشتم۔

نوجوان نسل پر میڈیا کے اثرات

جیسے ہی دنیا ترقی کے نئے دور میں داخل ہوئی انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا سے متعارف ہوئی تو نوجوانوں میں گویا خوشی کی لہر دوڑ گئی نوجوان اپنی فرسٹریشن کو ختم کرنے انٹرنیٹ زیادہ استعمال کرنے کا پہلا نقصان نوجوان نسل کی گرتی ہوئی صحت ہے کیونکہ نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے ان کی صحت بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔

میں چپ رہا تو اور غلط فہمیاں بڑھیں
وہ بھی سنا ہے اس نے جو میں نے کہا نہیں

بہت سے نوجوانوں کی فرسٹریشن اور ڈپریشن میں اضافہ ہو رہا ہے اپنے انسٹا گرام اور فیس بک پر اپنی ویڈیوز ڈال کر جن کا کوئی سر پیر نہیں ہوتا دیکھتے رہتے ہیں کہ انہی کتنے لائکس ملے ہیں اور کتنے لوگوں نے اس پر کمنٹس لکھے ہیں پر نوجوان نے کچھ نوجوانوں کو مثال بھی بنایا ہوا ہے کہ فلاں شہر میں فلاں نے اتنے پیسے سوشل میڈیا کے ذریعے کمائے ہیں اس لیے ہمارا نوجوان بھی دن رات اسی دوڑ میں لگا ہوا ہے اور شارٹ کٹ کے ذریعے پیسے کمانے کی کوشش کر رہا ہے اپ کسی طالب علم سے پوچھ لیں کہ وہ دن میں کتنے گھنٹے موبائل استعمال کرتا ہے تو اپ حیران ہو جائیں گے کہ وہ پڑھائی اور والدین کو وقت دینے کے بجائے زیادہ وقت اپنے موبائل پر گزار رہا ہوتا ہے اس کا کوئی دوست نہیں ہے اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ گھر میں یا معاشرے میں کیا ہو رہا ہے وہ صرف اپنے موبائل میں مگن رہتا ہے ایسا لگتا ہے کہ نوجوان ایسی لت کا شکار ہو چکے ہیں جس نے اسے اپنوں سے دور کر دیا ہے اور وہ دنیا سے بے خبر اپنی ہی ایک الگ دنیا میں گم ہے۔

بکھرے ہوئے تھے لوگ خود اپنے وجود میں
انساں کی زندگی کا عجب بندوبست تھا

ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کے دفاع میں نوجوان نسل کہتی ہے کہ اس طرح ساری دنیا سے رابطے میں ہو جاتے ہیں انہیں پڑھائی لکھائی سے متعلق چیزیں تلاش کرنے میں اسانی ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

میڈیا والوں نے ایسا کھیل کھیلا دھرم کا
جن میں کل تک دوستی تھی آج دشمن ہو گئے

لیکن اگر موازنہ کیا جائے تو انٹرنیٹ سے استفادہ حاصل کرنے والوں کی تعداد اس سے نقصان اٹھانے والوں کے مقابلے میں یقیناً کم ہو گی خدا جانے اب یہ سلسلہ کہاں جا کر رکے گا نوجوان نے انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کو اپنا حق سمجھ لیا ہے اور والدین ان کے اس بیانیے کو ماننے پر مجبور ہیں۔

دور رہتی ہیں سدا ان سے بلائیں ساحل
اپنے ماں باپ کی جو روز دعا لیتے ہیں۔

منیب حسین،
جماعت ہشتم۔

MY FEARS

FACING PUBLIC FEAR AND SOCIAL ANXIETY

Being in the seventh grade brings both excitement and challenges and one of the changes I have faced is dealing with fears, especially when it comes to public situations. Public fear and social anxiety are like invisible monsters that some times make it hard for me to be comfortable in front of others.

One of my fears is standing on a stage. The very idea of performing in front of a crowd makes my heart race. It's not that I don't want to share my thoughts or talents but the fear of being judged or making a mistake can be overwhelming. The butterflies in my stomach seems to dance faster than ever when I think about sleeping into the spotlight.

Social anxiety is another fear that tags along meeting new people or speaking up in class can be a bit scary. The worry about what others might think or say often holds me back. It's like a puzzle I haven't quite figured out how to solve yet. But you know what? I'm learning that it is okay to have fears. Everyone has something that makes them a little nervous. What's important is how we face those fears. I am taking small steps like sharing my thoughts with a friend or practicing in front of a mirror.

Gradually, I'm learning to embrace the challenges of being in spotlight.

I'm not alone in this journey and neither are you. We can support each other share our fears and celebrate our victories. Maybe one day the stage won't be seen as scary as far as I am concerned., the butterflies will turn into applause until then let's take each at our pace and remember that it is okay to be at the learning stage.

Muhammad Muaz
Class VII

SHOULD SCHOOL EDUCATION BE FREE ALL OVER PAKISTAN?

Imagine a world where going to school is free for everyone in Pakistan. Wouldn't that be amazing? Let me tell you why I think it's a big yes! When all kids can go to school for free, we can make more friends. Smart friends mean we can learn from each other and become even smarter.

Free school means more kids can learn cool stuff. We can become doctors, engineers, artists or whatever we have dreamt off. Super skills help our country grow stranger.

Imagine if everyone in Pakistan is educated! That means our whole country becomes super, super smart! Smart countries can bring more big things together on an international level.

When we grow up, we want cool jobs, right? Free school education means more chances for everyone to get good jobs. Happy workers, Happy Pakistan.

When we grow up, we want cool jobs, right? Free school education means more chances for everyone to get good jobs. Happy workers, Happy Pakistan.

If school is free no one has to say I can't afford it. We all get a fair chance to be awesome and make Pakistan even more awesome.

With free educations, kids from all backgrounds can dream big and pursue different careers. It's like unlocking treasure chest of possibilities for our future.

Free school education means more of us can grow up to be leaders. Leaders make important and educated leaders make really wise choice.

When everyone gets a chance to learn our minds shine brightly. A country with bright minds becomes a powerful nation ready to face any challenges.

Remember, free education isn't just about books and classrooms, it's about creating a brighter, smarter and stronger future for all of us in Pakistan. Let's say a big YES to education for everyone.

Muhammad Muaz
Class VII

EXCURSION TRIP: A VISIT TO SINDH ASSEMBLY

An assembly is a group of people gathered together in one place for a common purpose or to make a law. It has a speaker, deputy speaker and the members. The present speaker of Sindh assembly is Agha Siraj Durrani and deputy speaker is Rehana Laghari.Few days ago, our school took us to the provincial assembly of Sindh. It was very big and it was my first experience. There was a tour guide that leaded us towards each aspect of the assembly. We also saw galleries for the guest's visit.

We got to know about the treasury benches and also the opposition benches. A detailed view was given on the role of every member present in Sindh assembly. It was also taken into consideration that how the legislation process works.This made sure that we get i nterest in politics and make sure that every part of legislation and law making is to be maintained separately. The cafeteria over there was so big and extremely well maintained and we had some refreshments over there and with that our trip concluded.

Safee Bin Adeel
-Class VI

HOW CAN YOU SURVIVE IN AN EARTHQUAKE

You are having a comfort sleep with an amazing dream and you are enjoying. Ahhh! I forgot to tell you that you are in Japan. After a while, and insane shake of land attack and your dream got mess up. You started running without having any kind of information that what had actually happened. It will be more dangerous. The building can collapse, Tsunami can occur and you can be attacked by rubble of buildings.You must know some tips if you are in a place where earthquake occur frequently. First of all you don't need to panic or scream just remain calm and think of the solutions which can get you out of the trouble. Secondly, if Earthquake happens you must not move to the basement of any building as all the debris will then make a feast out of you. If there is no time to move to a secure place look for the shelter in your own house like heavy furniture, e.t.c. Another tip that you must keep in mind is to run to an open area that are short of buildings and trees as it may save your life because there would be no collision of any building and trees that may fall on you and cost you life.In short, the way a person reacts in an emergency is the prime basis on which he can make sure that he lives or he dies. Panic can cost your life and staying calm can easily get you out of this trouble.

S.M Hashir
Class VIII